ڈاکٹر محمد الیاس فیصل (مدینہ منورہ)

مولانا شمس الحق صدیق رحمۃ اللہ علیہ

۸ر اگست ۱۹۵۲ء کو دنیا میں قدم رکھا، والدین نے شمس الحق نام تجویز کیا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس نونہال کو سورج کی طرح چمکائے، بچہ بڑا ہوا تو اس نے اپنے اس نام کے ساتھ صدیق کا لاحقہ لگا لیا، اسلامی ناموں میں معنوی نیک فال کا خاص خیال رکھا جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ہمارے پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم بعض نومسلموں کے ایسے نام تبدیل کر دیتے تھے جن میں کوئی معنوی خرابی ہوتی۔

ارائیں برادری کے اس چشم و چراغ نے عصری تعلیم حاصل کرنا شروع کی، گھر کا ماحول دینی تھا لہٰذا پہلے ناظرہ قرآن کریم اور پھر حفظِ قرآن کا سلسلہ بھی ساتھ ہی ساتھ شروع کر لیا، گورنمنٹ ہائی سکول باغبان پورہ لاہور سے میٹرک کر لینے کے بعد اس نیک جذبے نے انگڑائی لی کہ حفظ قرآن کریم کی تکمیل ہو جائے، مدرسہ کاشف العلوم بلال پارک لاہور میں محترم و شفیق استاذ قاری محمد صدیق صاحبؒ کے ہاں یہ سعادت حاصل ہوئی تو دینی تعلیم کے حصول کی لو لگی، ۱۹۷۷ء میں جامعہ اشرفیہ لاہور سے درسِ نظامی کی تکمیل ہو گئی۔ کچھ عرصہ ذاتی کاروبار کیا اور پھر افواجِ پاکستان میں بطور جونیئر کمیشنڈ آفیسر (نائب خطیب) منتخب ہوئے، اٹک، اوکاڑہ، کھاریاں، کوہاٹ اور سعودی عرب کے شہر تبوک میں فرائضِ منصبی نبھائے، انھوں نے فریضۂ حج ادا کیا اور بار بار عمرے کی سعادت حاصل کی۔

ازدواجی زندگی کی حوالے سے ان کی شادی رئیس الاحرار حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلۂ خاندان میں حافظ محمد یونس صاحب رحمۃ اللہ علیہ (اسلام آباد) کی صاحبزادی سے طے ہوئی، اللہ تعالیٰ نے انھیں دو بیٹے اور تین بیٹیوں کی نعمت سے نوازا، جن کی تعلیم و تربیت میں انھوں نے کوئی کسر روا نہ رکھی۔

ان کی طبیعت میں خودی اور خودداری کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ زندگی کے آخری ماہ و سال فیصل آباد میں گزارے، انھیں دل کا عارضہ لاحق ہو گیا اور اسباب کے درجے میں بظاہر وہی اچانک جان لیوا ثابت ہوا۔ یوں ۳۰ر ستمبر ۲۰۱۵ء بدھ کی شام انھوں نے اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کر دی۔ وہ میرے بڑے بھائی تھے۔ بروز جمعرات بعد از نمازِ ظہر العزیز مسجد مدینہ ٹاؤن میں مولانا عبدالرؤف فاروقی صاحب نے نمازِ جنازہ پڑھائی جس میں بڑی تعداد میں ان کے عزیز و اقارب اور احباب نے شرکت کی اور قریبی قبرستان میں اپنے بڑے بھائی محترم محمد نواز صاحب کے قریب دفن کر دیے گئے اللہ تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے۔

دعا ہے کہ رحیم و کریم اللہ تعالیٰ مرحوم کے ساتھ خصوصی عفو و درگزر کا معاملہ فرمائے، پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے اور امتِ محمدیہ کے مرحومین کی مغفرت فرمائے۔ آمین۔

آیئے ہم سب ایک صاحبِ نظر بزرگ کی اس نصیحت پر غور کریں:

اگر تم دوسروں کے لیے دعائیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ دوسروں کے دل میں یہ بات ڈالیں گے کہ وہ تمہارے لیے دعائیں کریں زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

آج ہم طے کریں کہ تمام زندہ اور فوت شدہ مسلمانوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں گے اور ایصالِ ثواب کو اپنا معمول بنائیں گے اور نماز کی اس دعا میں سب اہلِ ایمان کی نیت کر لیا کریں گے۔ رَبِّ اغْفِرْلِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَاب.

اے اللہ: حساب و کتاب کے دن میری، میرے والدین اور تمام ایمان والوں کی بخشش فرمانا۔